مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

ہجرت کرنے والوں کو اجازت نہ تھی کہ مکہ مکرمہ کو مسکن بنائیں !

مدینہ منورہ سے محبت اور وہاں کی برکات ! بے صبری کا نقصان

(درسِ حدیث نمبر۲۳ ۴؍ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ/ یکم؍جنوری ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک صحابی جنابِ رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہوئے، وہ دیہاتی تھے آئے اور آنے کے بعد بیعت ہوئے ! ایمان مضبوط نہیں تھا، بیعت ہونے کے بعد بخار چڑھ گیا اور مدینہ شریف میں رسول اللہ ﷺ کے ہجرت فرمانے سے پہلے بخار کی وبا رہا کرتی تھی ! ''اَرضِ وبیۃ'' وبا والی سرزمین کہلاتی تھی اور بخار اتنا سخت آتا تھا کہ اس سے آدمی بہت کمزور ہو جاتا تھا، اب بھی ایسی صورت ہے کہ اس کے آثار باقی ہیں، بخار جسے آجائے پورے زور سے بالکل نچڑ جاتا ہے، پیلا ہو جاتا ہے، (ہجرت سے) پہلے بہت زیادہ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا اور سب ایک طرح کی گھبراہٹ میں جیسے مبتلا ہوں یہ حال تھا ! اور گھبراہٹ میں مکہ مکرمہ کو یاد کرتے تھے ! اپنا وطن یاد آتا تھا ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یاد کرتے تھے ! حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی یاد کرتے تھے ! وہ بھی شعر پڑھتے تھے اور یہ بھی شعر پڑھتے تھے ! رسول اللہ ﷺ کو بھی (مکہ سے)

اتنی ہی محبت تھی ! مکہ مکرمہ فتح کرنے کے بعد وہاں پہنچے ہیں تو آپ نے فرمایا مَا اَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ تو کتنا عمدہ شہر ہے اور اَحَبَّکِ اِلَیَّ تو بہت زیادہ مجھے پسند ہے بہت ہی محبوب ہے اگر میری قوم نے مجھے یہاں سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے سوا کہیں اور نہ رہتا ! وَلَوْ لَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْکِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ [1] لیکن بعد میں مدینہ منورہ کو جب آپ نے اپنا مُھَاجَر بنالیا جہاں آپ ہجرت فرما کر تشریف لے گئے تو پھر وہیں رہنا پسند فرمایا ! اور یہ بتایا کہ جنہوں نے ہجرت کی ہے اور خدا کے لیے کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا اجر اسی میں رکھ دیا ہے کہ وہ اس پر قائم رہیں ! اور مکہ مکرمہ رہنے کی انہیں اجازت بھی نہیں تھی ! بس حج کے لیے جائیں تو وہ تیرہ تاریخ کو یا چودہ تاریخ کو (واپس) روانہ ہوجائیں، تین دن سے زیادہ پھر نہیں ٹھہر سکتے ! ایک صحابی ذرا وہاں ٹھہر گئے وہ بیمار ہوگئے، وفات ہوگئی ان کی، سعد بن خولہ ان کا نام تھا، رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر فرماتے تھے اور (ان پر) ترس فرماتے تھے !

ہجرت کا عمل برقرار رکھنے کی وجہ :

ایسا لگتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اجر ڈبل کردیا، جب وہ نماز مدینہ میں پڑھتے تو انہیں مکہ کا ثواب ملتا تھا ساتھ ساتھ ! اور اگر وہ مکے چلے جائیں تو فقط مکہ کا رہ جائے گا ہجرت والا نہیں رہے گا ! اس واسطے آپ نے بالکل اجازت نہیں دی کہ وہ لوٹ کر مکہ مکرمہ جائیں، تبلیغ اور جہاد کے لیے تو جائیں اور باہر جا کر دوسری جگہوں پر بھی رہیں، کام وغیرہ بھی کرتے رہے ہیں، پڑھاتے رہے ہیں دین سکھاتے رہے ہیں پھیلاتے رہے ہیں اور باہر گئے ہیں معرکوں میں وہیں شہید ہوگئے ہیں، بہت دفعہ ایسا ہوا مگر مکہ مکرمہ دوبارہ جانے کی اجازت نہیں ! حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی بخار ہوا ایسا کہ ان کے بال ہی سارے اتر گئے ! !

وائرس دوسری جگہ منتقل :

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہاں سے بخار کی وبا کو دفع فرمادے ! آپ نے خواب دیکھا اس میں دیکھا کہ ایک عورت ہے اس طرح کی کہ وہ یہاں (مدینہ منورہ) سے نکلی

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناسک رقم الحدیث ۲۷۲۴

اور دوسری جگہ (جُحْفَة) چلی گئی تو وہ وبا منتقل ہوگئی وہاں[1] اب یہاں (مدینہ منورہ میں) اتنا بخار نہیں رہا !

مدینہ منورہ کی محبت :

اس کے ساتھ ساتھ بعد میں آپ نے یہ دعا بھی فرمائی اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ[2] اللہ تعالیٰ ہمیں مدینے کی ایسی محبت دے دے جیسے مکہ کی بلکہ اس سے بھی زیادہ یا اس سے بھی زیادہ ! تو پھر ایسے ہی ہوگیا کہ آج تک اسی طرح ہے محبت سب کو ! ہر مسلمان کے ذہن میں ایسی ہی حالت ہے ! یہ اس دعا کا اثر ہے ! !

دعا فرمائی یہاں کے ''صاع'' میں، یہاں کے پیمانے میں، یہاں کے تول میں، گویا ہر چیز میں تو برکت عطا فرما (جیسے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی تھی) میں تجھ سے اس سے دگنی برکت کی دعا کرتا ہوں ! !

مصائب پر بے صبرا ہونے کا نقصان :

تو اس (دیہاتی کو) جو بخار چڑھا تو یہ بالکل ہی پھر گیا اللہ کا بندہ ! اور مصائب پر انسان کو صبر کرنا چاہیے کوشش کرتا رہے لیکن پھر بھی اگر مصیبت پیچھا نہیں چھوڑتی تو اس کا بھی پھر علاج یہی ہے کہ خدا ہی کی طرف رجوع کرے ! بے صبرا نہ ہو، نہ ہمت ہارے کہ بیٹھ جائے اور نہ ہی یہ کہ مصیبت میں آکر بے تاب ہوجائے، نہ یہ کہ رجوع إلی اللہ چھوڑے بلکہ رجوع إلی اللہ جاری رکھے، اپنی کوششیں جاری رکھے اور پھر خدا کے سپرد کرے !

اور (قرآن میں) ایسے لوگوں کے بارے میں آتا ہے ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ﴾ (لوگوں میں کچھ ایسے ہیں کہ) وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں کنارے ہی پر ﴿فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ِنِ اطْمَاَنَّ بِهٖ﴾ اگر دین میں داخل ہونے کے بعد اسلام میں آنے کے بعد کوئی نفع ہوا، فائدہ ہوا تو پھر کہتا ہے

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناسک رقم الحدیث ٢٧٣٥ [2] مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناسک رقم الحدیث ٢٧٣٤ اس کو مھیعة بھی کہتے ہیں مکہ مکرمہ سے شمال مغرب کی طرف ۱۸۳ کلومیٹر پر واقع ہے شام، مصر اور مشرقی افریقہ سے آنے والوں کی میقات بھی ہے اس زمانہ میں یہاں یہودی آباد تھے۔ مولانا سید محمود میاںؒ

یہ دین اچھا ہے ﴿ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ﴾ اور اگر کوئی تکلیف پیش آتی ہے تو وہ پیچھے ہٹنے لگتا ہے ﴿ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾ اگر کوئی ایسے کرے گا تو دنیا اور آخرت دونوں کا اسے نقصان ہوگا ﴿ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾ [1]

تو یہ جب بخار میں مبتلا ہوا تو آ گیا اور آ کر عرض کرنے لگا اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ یعنی میں آپ سے جو کل بیعت ہوا تھا یہ میری بیعت آپ توڑ دیجیے واپس دے دیجیے ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ غلط ہے ثُمَّ جَاءَ هٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ پھر آ کے کہنے لگا، اس کے ذہن میں یہ تھا کہ میں بیعت جو ہوا ہوں اس کی وجہ سے یہ بخار ہے ! جب آپ کہہ دیں گے کہ میں نے بیعت واپس کردی ہے تو میرا بخار ٹھیک ہو جائے گا، آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ اس میں آخرت کا اس کے نقصان ہے فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ وہ وہاں سے چلا گیا

مدینہ منورہ کی ایک خصوصیت :

رسول اللہ ﷺ نے ایک فضیلت بتلائی مدینہ شریف کی اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَ تُنْصِعُ طَيِّبَهَا [2] کہ یہ مدینہ جو ہے یہ بھٹی کی طرح ہے جو اس میں خراب آ جاتا ہے اس کو نکال پھینکتا ہے اور جو عمدہ ہیں انہیں یہاں روکے رکھتا ہے !

تو جو وہاں سے چلا گیا نکل گیا وہاں سے اس کو فرمایا کہ آدمی ٹھیک نہیں تھا اور چلا ہی گیا لیکن کفر نہیں یہ کمزوری ایمان کی ہے یا نفاق تھا معاذ اللہ ! اس طرف اشارہ تھا بعد میں وہ مسلمان ہوئے ہوں پھر ٹھیک ہو گئے ہوں لیکن اس وقت یہ حالت تھی ! تو مدینہ شریف کی فضیلت تو ہے ہی لیکن یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اس طرح سے جو پریشانیاں آتی ہیں ان میں انسان بے صبرا نہ ہو اور استقامت سے تحمل سے کام لے، برداشت کرے تو اللہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَابْ ہیں وہ معاملات کو ٹھیک بھی کر دیتے ہیں ! سب چیزیں ٹھیک کرتے جاتے ہیں خدا کی طرف توجہ رہنی اور جدوجہد اور اپنے اعمال درست رہنے، یہ سب سے ضروری ہے ! ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ فروری ۱۹۹۵ء)

---

[1] سورۃ الحج : ۱۱ [2] مشكوٰة المصابيح كتاب المناسك رقم الحديث ۲۷۳۹